بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۹۰ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت: فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۸ اخاء ۱۳۴۶ ش / ۳ رجب ۱۳۸۷ھ / ۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۲۶

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

اخبار احمدیہ

— • ربوہ ۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— • ربوہ ۷ اکتوبر۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازیٔ طبع کے باوجود نماز جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے خطبہ دیا۔ اور نماز بھی آپ ہی نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں محترم مولانا صاحب نے سورۂ توبہ کی آیت وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْٓا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مرکز سلسلہ میں بار بار آنے اور مرکز اور امام وقت کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کی اہمیت پر روشنی ڈالی نیز حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت اور احمدی مستورات کو توجہ دلائی کہ وہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات میں سے اپنے اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ اور پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں آئیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے

بامراد وہی ہوگا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے

"اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۰، ۲۹۱)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

ربوہ میں تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

ٹورنامنٹ کا افتتاح صوبائی وزیر بلدیات محترم میاں محمد یسین صاحب وٹو نے فرمایا

ملک کی مشہور ٹیمیں اور نامور کھلاڑی ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہے ہیں۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ کل مورخہ ۶ اکتوبر کی شام کو یہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تیسرا آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح صوبائی وزیر بلدیات محترم میاں محمد یسین صاحب وٹو (جو آل پاکستان کبڈی فیڈریشن کے صدر بھی ہیں) نے کیا آپ ٹورنامنٹ کمیٹی کی خاص دعوت پر اس غرض کے لئے اسی شام لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔

آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ ہمارے ملک میں ایسے ورزشی کھیلوں کو رواج دینے کی ضرورت ہے جو کبڈی کی طرح سستے بھی ہوں اور ہر جگہ بآسانی کھیلے جا سکتے ہوں۔ آپ نے تیسرے آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کے انعقاد کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اس ٹورنامنٹ کے ذریعہ کبڈی کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہ اب یہ کھیل قومی اور ملکی سطح پر منظم ہوتا جا رہا ہے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ بالآخر یہ کھیل بین الاقوامی سطح پر اپنے لئے مقام پیدا کرے گا۔ اور اس کی افادیت اور اہمیت کو دنیا کے دوسرے علاقوں میں بھی تسلیم کیا جانے لگے گا۔ آپ نے انفرادی اور قومی نقطۂ نگاہ سے کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے میں ورزشی کھیلوں کی ہمہ گیر افادیت پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس ٹورنامنٹ میں ملک کی مشہور ٹیمیں اور نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ ان میں ربوہ کی مقامی ٹیموں کے علاوہ پاکستان ویسٹرن ریلوے ڈگری، پاکستان ویسٹرن ریلوے (ریڈ)، واپڈا لائل پور، واپڈا لاہور نیز سرگودھا اور گوجرانوالہ کی ٹیمیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مزید برآں سیالکوٹ اور سمبڑیال کی بعض ٹیموں کی آمد بھی متوقع ہے۔ ٹورنامنٹ تین روز جاری رہے گا

(باقی دیکھیے صفحہ ۸)

ڈنمارک کی مسجد نصرت جہاں کو غیر معمولی طور پر بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے

میں احمدی مستورات کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کے لئے ان کی قربانیوں کو قبول فرمالیا

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ انہیں اس سے بھی بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے آمین

مورخہ ۰ار ستمبر کو بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حضور کی سفر یورپ سے کامیاب و بامراد مراجعت پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ اور ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے سپاسنامے پیش کئے گئے ۔ اس تقریب میں بعض بیرونی لجنات کی نمائندگان نے بھی شمولیت فرمائی ۔ ان سپاسناموں کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے جو خطاب فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔ خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی رکن شعبہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں تینوں ایڈریسوں پر جو یہاں دیئے گئے ہیں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ اور ناصرات احمدیہ کا

شکریہ ادا کرتا ہوں

شکریہ سے تو میرا دل لبریز ہے ۔ مگر جس شکریہ سے میرا دل لبریز ہے ۔ وہ اپنے رب کے لئے ہے ۔ جس کی حمد میرے رؤیں رؤیں سے پھوٹ کر باہر نکل رہی ہے ۔ نصرت جہاں مسجد کے افتتاح کے ساتھ کہ جس کے لئے میں کوپن ہاگن گیا ۔ یہ مقصد بھی میرے پیش نظر تھا کہ جس غرض کے لئے مساجد تعمیر کی جاتی ہیں ۔ اس غرض سے بھی ان ممالک کے بسنے والوں کو روشناس کرایا جائے ۔ یہ مسجد

بہت سے پہلوؤں سے بڑی اہمیت رکھتی ہے

زمانہ کے لحاظ سے اس کو دو خلافتوں نے گھیرا ہوا ہے ۔ دعاؤں کے لحاظ سے ابتداً میں جب اس کی بنیاد رکھی گئی ۔ یعنی جب اس کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا ۔ اس نے ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعائیں لی تھیں اور جب یہ مکمل ہوئی یا جب یہ تکمیل کے دور میں سے گزر رہی تھی اس وقت خلافت ثالثہ کی دعائیں اس کے ساتھ تھیں ۔ پھر جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو قبولیت عطا کی ہے اس کی مثال بھی دنیا میں بہت کم ملتی ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے رب نے آسمان کے فرشتوں سے کہا زمین پر اترو اور اس مسجد کی مقبولیت دلوں میں بٹھاؤ ۔ پہلے دن سے ہی ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلم اسے دیکھنے کے لئے آتے رہے ۔ اور پھر ہفتوں یہ سلسلہ جاری رہا ۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کثرت سے عیسائی لوگ اس مسجد کو دیکھنے کے لئے آتے تھے کہ جن دوستوں کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ آنے والوں کا استقبال کریں ۔ انہیں مسجد دکھائیں ۔ ان کا شکریہ ادا کریں ۔ اور جاتے وقت ان کے ہاتھ میں وہ دو ورقہ دے دیں ۔ جو اس غرض کے لئے پہلے سے ڈینش زبان میں شائع کرالیا گیا تھا ۔ وہ ناکافی ہو جاتے تو عیسائی بچے ہمارے مہمانوں کا استقبال کرتے انہیں مسجد میں لاتے انہیں مسجد دکھاتے اور جب وہ واپس جاتے ۔ تو وہ عیسائی بچے عیسائیوں کے ہاتھ میں

اسلام کا پیغام

یعنی وہ دو ورقہ پہنچا دیتے ۔

پھر قریباً سب اخبارات نے جو ڈنمارک سے چھپتے ہیں اور بعض کی رپورٹ کے مطابق جو سویڈن اور ناروے میں بھی چھپتے ہیں ۔ انہوں نے اس مسجد کا تذکرہ اپنے اخبارات میں کیا اور اس پر مضامین لکھے ۔ بعض رسالوں نے تو پورا ایک صفحہ مسجد کی تصاویر پر اور اس مضمون پر صرف کیا جو انہوں نے اس کے بارہ میں لکھا ۔ پھر ریڈیو کے ذریعہ

اس مسجد کا ذکر دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچ گیا ۔

اس کے علاوہ ٹیلی ویژن پر مسجد کا افتتاح کروڑوں باشندوں نے دیکھا ۔ اور نہ صرف یورپ کے کروڑوں باشندوں نے دیکھا بلکہ جس بات سے مجھے بہت خوشی ہوئی وہ یہ ہے کہ سعودی عرب میں بھی افتتاح کی ٹیلی ویژن دو دفعہ دکھائی گئی (بعض کی اطلاع کے مطابق مصر میں بھی دکھائی گئی)

لوگوں کے دلوں میں اس مسجد کی محبت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قدر پیدا کی کہ وہاں کے لارڈ میئر نے کہا کہ ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمارے علاقہ میں ایک مسجد تعمیر کی ہے اور ہمیں یہ یقین ہے کہ باہر سے آنے والے لوگ جو سیاحت کرتے ہوئے ہمارے علاقہ میں پہنچیں گے ۔ وہ اس مسجد کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوں گے ۔ تصاویر اس مسجد کی اتنی لی گئیں ۔ کہ ان کا اندازہ کرنا مشکل ہے ۔ ہزاروں کیمروں کی آنکھیں اس مسجد پر پڑیں اور ہزاروں کیمروں کے سینوں نے اس مسجد کا حسین عکس اپنے اندر ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا ۔ اور ہزاروں گھروں میں وہ

تصاویر ایک لمبے عرصہ تک محفوظ رہیں گی

اور وہ لوگ اور ان کے بچے انہیں دیکھا کریں گے ۔ اتنی مقبولیت اس مسجد کو حاصل ہوئی کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے اور مسجد کی مقبولیت ایک بے معنی چیز ہے ۔ اگر صرف یہی ہو کہ اینٹیں دیکھیں یا سیمنٹ کی تعمیر دیکھی اور اس سے محظوظ ہوئے ۔ اصل چیز تو مسجد کی روح ہے ۔ اور مسجد کی روح نے بھی

لوگوں میں ایک انقلاب عظیم

پیدا کیا ۔ میں نے افتتاح کے موقعہ پر یہ اعلان کیا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ

مساجد اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم عاجز بندے بطور نگران کے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں ۔

اسلام نے مسجد کا دروازہ ہر اس شخص کے لئے کھُلا رکھا ہے جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے اور نیک نیتی کے ساتھ اور ہر قسم کے شر سے پاک ہو کر اس مسجد میں داخل ہونا چاہے۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ ہؤا کہ بیسیوں بچوں نے (گو یہ عمر ناسمجھی کی ہے) ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہو کر نماز ادا کی۔ اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ سینکڑوں عیسائی مردوں اور عورتوں نے ہماری دعا اور نماز کے وقت اس عبادت میں اس طرح شرکت کی کہ وہ بھی سر جُھکا کر اس نماز کے وقت دعا کرتے رہے اور ایک شخص نے اخبار میں لکھا کہ اس روز ہمیں عبادت کا جو مزہ آیا وہ ہمیں کسی اور جگہ نہیں ملا۔ غرض مسجد کی رُوح بھی ان لوگوں پر روشن ہوئی اور ان کے دلوں کو جذب کیا اور انہیں خدائے واحد کی طرف متوجہ کیا۔ اسلام کا پیغام سُننے کے لئے انہیں تیار کیا اور لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں جو ڈنمارک میں رہتے ہیں یہ جستجو پیدا کی کہ ہمیں اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ ہمارے دَورہ کے بعد اس وقت تک وہاں پانچ بیعتیں ہو چکی ہیں (اب یہ تعداد ۸ تک پہنچ چکی ہے) ان بیعت کرنے والوں میں ایک کیتھولک نوجوان بھی شامل ہیں اور وہ سکنڈے نیویا میں پہلے کیتھولک نوجوان ہیں جس نے اسلام اور احمدیت کو قبول کیا ہے اور ہمارے امام کمال یوسف بہت خوش ہیں کہ کیتھولک عیسائیوں کے لئے بھی جو اپنے مذہب میں بڑے کٹر ہؤا کرتے ہیں اسلام کا دروازہ کھل گیا ہے۔

مسجد "نصرت جہاں" یورپ کے تمام ملکوں کی مدد کے لئے قائم ہوئی ہے اور اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں لوگوں کی روحانی مدد کے لئے موجود ہوں اور قیامت تک قائم رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ اس مسجد نے ان لوگوں کے دلوں کو متاثر کیا۔ ان کے دلوں میں اپنی محبت قائم کی اور ان کے دلوں کو اپنے ربّ کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کیا اور ان کی روحوں میں ایک ہلکی سی روشنی کی چمک پیدا کی جس کے نتیجہ میں ہم امید رکھتے ہیں کہ ایک دن اسلام کی پوری روشنی بھی ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے ربّ کو پہچاننے لگیں گے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (جو تمام دنیا کے محسنِ اعظم ہیں) کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہو کر اس آتشیں تباہی سے محفوظ ہو جائیں گے کہ جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔

وہاں مَیں نے یہ نظارہ بھی دیکھا

کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں جو درخت یورپ میں لگائے تھے ان کے شیریں پھل پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں مَیں یہ دیکھ کر بڑا ہی خوش ہؤا اور مَیں نے اپنے رب کی بڑی ہی حمد کی کہ وہاں کی احمدی مستورات میں اس قسم کا اخلاص اور ایثار اور فدائیت اور جاں نثاری کا جذبہ پایا جاتا ہے کہ جس قسم کی فدائیت اور جاں نثاری کا جذبہ ہمارے ملک کی اکثر احمدی مستورات میں پایا جاتا ہے۔ کوپن ہیگن میں ہماری پانچ سات احمدی بہنیں ہیں۔ وہ صبح آٹھ بجے سے لے کر رات کے گیارہ بارہ بجے تک جماعت کے کاموں میں مشغول رہتی تھیں اور بڑے شوق سے کام کرتی تھیں۔ اسی طرح زیورک میں ہماری ایک احمدی بہن ہے وہ ایک بڑے مشہور نواب کی بیٹی ہیں۔ وہ احمدی ہو چکی ہیں۔ وہ وہاں صبح سے لے کر شام تک نوکروں کی طرح کام کیا کرتی تھیں۔ وہ برتن صاف کرتی تھیں اور کھانے پکانے میں مدد کرتی تھیں۔ وہ اتنی باحیا تھیں کہ نقاب نہ ہونے کے باوجود برقعہ میں ہوتی تھیں۔ نظر ہر وقت نیچے کئے ہوئے اور سر ڈھانکے ہوئے۔ ان کے چہرہ پر مجسم حیا کی روشنی چمکتی تھی اور جب وہ بوقت کام سے فارغ ہو کر گھر واپس جاتی تھیں تو یہ احساس ہوتا تھا کہ ان کی خواہش ہے کہ اگر کوئی اور کام ہوتا تو وہ بھی میں کرتی چاہے ساری رات ہی یہاں کیوں نہ گزر جاتی غرض بڑی فدائی احمدی بہنیں وہاں پیدا ہو چکی ہیں۔ T.V. سے تعلق رکھنے والی ایک عیسائی عورت نے مجھ سے زیورک میں سوال کیا کہ ہمارے ملک میں

آپ اسلام کو کیسے پھیلائیں گے

مَیں نے اُسے کہا کہ دلوں کو فتح کر کے۔ اس جواب سے وہ بہت متاثر ہوئی اور اس نے کہا کہ مَیں یہ فقرہ ٹیلی ویژن پر ضرور لانا چاہتی ہوں۔ جب مَیں ٹیلی ویژن پر آپ کا انٹرویو لوں تو آپ یہ فقرہ ضرور دہرائیں۔ مَیں نے کہا بہت اچھا۔ آپ یہ سوال کر دیں اور مَیں جواب میں اپنا یہی جواب دُہرا دوں گا۔ کوپن ہیگن میں جب مجھ سے یہی سوال کیا گیا کہ آپ ہمارے ملک میں کس طرح اسلام پھیلائیں گے تو مَیں نے کہا کہ یہ سوال مجھ سے زیورک میں بھی کیا گیا تھا اور مَیں نے اس کا یہ جواب دیا تھا کہ دلوں کو فتح کر کے۔ اس مجلس میں ایک بڑی باوقار صحافی عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی اس نے یہ جواب سُنکر بڑے وقار سے پوچھا کہ آپ ان دلوں کو کریں گے کیا؟ مَیں نے اُسے جواب دیا کہ ہم انہیں پیدا کرنے والے ربّ کے قدموں پر جا رکھیں گے۔ اس جواب کا اس پر اتنا اثر ہؤا کہ پریس کانفرنس کے بعد بھی وہ کئی گھنٹے وہاں ٹھہری رہی۔ اسنے ہمیں نماز پڑھتے دیکھا۔ کئی گھنٹے وہ ہمارے دوستوں سے باتیں کرتی رہی اور اسنے کہا میں واپس جا کر اس ملاقات۔ مسجد اور پریس کانفرنس کے متعلق اپنے اخبار میں ضرور ایک مضمون لکھوں گی۔

غرض

وہاں کی احمدی مستورات انمول ہیں

ان میں اتنی روحانیت پیدا ہو چکی ہے۔ اتنا اخلاص ان میں پیدا ہو چکا ہے کہ وہ آپ میں سے بہتوں کے لئے بھی قابلِ رشک ہیں۔ جو غیر تھے ان پر بھی مسجد کا اثر تھا۔ ان کے اندر اس مسجد کی وجہ سے اور پھر اس کے افتتاح کی وجہ سے اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ مَیں جب ان تمام واقعات پر غور کرتا ہوں اور سوچتا ہوں تو مَیں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ مسجد نصرت جہاں کی تعمیر اور اس کے افتتاح کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور مَیں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کی اس کوشش کو قبول کرتے ہوئے اس میں اتنی برکت ڈالے گا کہ اس کے نتیجہ میں ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور اسلام کو قبول کریں گے۔

یہ مسجد دوراہے کی حیثیت رکھتی ہے یا دوراہے کا جو چوک ہوتا ہے اس کی حیثیت رکھتی ہے ابتداء اس کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے ہوئی اور تعمیر کی تکمیل خلافتِ ثالثہ کے دَور میں ہوئی۔

ہم نے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو اس سفر کے دوران بارش کے قطروں سے بھی زیادہ کثرت کے ساتھ نازل ہوتے دیکھا اور ہمارے دل اپنے محبوب اور اپنے مقصود رب کی حمد سے اسقدر لبریز ہیں کہ دنیا کی کوئی زبان ان کا اظہار نہیں کر سکتی۔ ویسے تو

اللہ تعالیٰ کے انعامات

اپنے بندوں پر ہمیشہ ہی اتنے ہوتے ہیں کہ ان کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا لیکن بعض وقتوں میں یہ انعامات اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ جس طرح موسلا دھار بارش ہوتے وقت آسمان سے قطرے برستے ہیں۔ اس سے بھی کہیں زیادہ اللہ تعالےٰ کے فضل نازل

ہو رہے ہوتے ہیں۔ جب ہم مسجد میں افتتاح کے لئے داخل ہوئے تو وہاں سینکڑوں مسلمان موجود تھے اور مسجد میں اور اگلے احاطہ میں کثرت سے وہ لوگ تھے جو ابھی اسلام نہیں لائے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات ہم پر بہت سی باتیں واجب کرتے ہیں جیسے حمد اور شکر ہیں۔ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اس کی حمد کے ترانے گاتے رہنا چاہیئے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اپنے ناچیز بندے کی حقیر پیشکش کو قبول کر لیا اور میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ یہ فقرہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس پیشکش کو قبول فرما لیا ہے اس لئے میں سلسلہ کا امام ہونے کی حیثیت میں

آج آپ کو مبارکباد دیتا ہوں

اس دعا کے ساتھ کہ جس نے اپنے فضل سے آپ کو ان قربانیوں کی آج سے پہلے توفیق عطا کی ہے وہ آئندہ بھی آپ کو اپنی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے تا قیامت کے دن جب خدا کے پیارے بندے خدا کے حضور جمع ہوں تو آپ بھی ان صحابیات میں شامل ہوں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں دنیا میں بے شمار قربانیاں اور فدائیت اور ایثار کے نمونے پیش کئے جن کی وجہ سے اُن سے اُن کا رب راضی ہوا اور وہ اپنے رب کی رضا پر راضی اور خوش۔ آج ہمیں ان ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے جو ہم پر عائد ہوتی ہیں عہد کرنا چاہیئے اور یہ عزم کرنا چاہیئے کہ ہم کبھی سست اور ماندہ نہیں ہوں گے بلکہ جب بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہو گی تو نہ صرف مال کی قربانی۔ نہ صرف جان کی قربانی نہ صرف وقت کی قربانی۔ نہ صرف جذبات کی قربانی بلکہ جتنی قربانیاں بھی آپ سوچ سکتی ہیں سب قربانیاں اس راہ میں پیش کر دیں گی اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد یہ سمجھیں گی کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ عاجزی اور تواضع اور نیستی کے اس مقام کو نہ چھوڑیں گی۔ جس عاجزی تواضع اور نیستی کے مقام پہ ہمیں ہمارا رب دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم محض اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں۔ اپنی ذات میں ہم کچھ بھی نہیں۔ ہم لاشئ محض ہیں۔ نہ ہم میں کوئی طاقت ہے نہ ہم میں کوئی خوبی ہے۔ نہ ہم میں کوئی مہارت ہے نہ ہمارے پاس اثر و رسوخ اور اقتدار ہے نہ ہم میں استطاعت ہے نہ ہم میں مقبولیت ہے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ لیکن اس کم مائیگی اور نااہلیت کے باوجود اللہ تعالیٰ جو ہر چیز کا مالک ہے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ وہ انہیں اپنی نگاہ میں ایک بلند مقام عطا کرتا ہے وہ اُن سے پیار اور محبت کا سلوک کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کا پیار اور محبت اور عزت مل جائے۔ اس کو اگر اس جہاں کی ساری چیزیں بھی دے دی جائیں تو وہ ان کو پرے پھینک دے گا اور کہے گا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں نے جو پانا تھا وہ پالیا ہے۔

جب سفر کا پروگرام بنا

تو میرے دل میں بڑی گھبراہٹ تھی۔ ایک طرف میں اس سفر کی ضرورت کو دیکھتا تھا اور میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں مستورات کی طرف سے دی گئی قربانی کے نتیجہ میں جو مسجد تعمیر ہوئی ہے اس کا افتتاح خود کروں اور یورپین اقوام کو جھنجھوڑوں اور اپنے رب کی طرف ان کو بلاؤں اور دوسری طرف یہ خیال کرتا تھا کہ میں ایک نہایت ہی ناچیز اور کم مایہ انسان ہوں۔ پتہ نہیں میں اس کام کو پوری طرح ادا بھی کر سکونگا یا نہیں پس میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اور اس کے حضور بیحد دعائیں کیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے بھی کہا کہ وہ دعائیں کریں تا اگر اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک سمجھتا ہو اور اگر اس کے نتیجہ میں اس کی برکتوں کا نزول ہونا ہو تو وہ اس سفر کی مجھے توفیق دے اور اس کی اجازت بھی عطا کرے تب میں نے

اس کی محبت کا وہ جلوہ دیکھا

جس کا ذکر تفصیل کے ساتھ میں اپنے ایک خطبہ میں کر چکا ہوں۔ اور جس کا سرور آج بھی میرا دل اور میری جان اور میرا جسم محسوس کر رہا ہے وہ ایک ایسا سرور ہے جو مجھے میری ساری زندگی حاصل ہوتا رہے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے جدا نہیں ہو گا اور اس میں جو نمایاں چیز تھی وہ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" تھا جو نورانی الفاظ میں مجھے لکھا ہوا نظر آیا اور جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں نے اس جلوہ سے یہ سمجھا کہ اگرچہ میں ایک حقیر بندہ ہوں لیکن جس رب سے میرا تعلق ہے وہ تمام طاقتوں والا۔ وہ تمام رفعتوں والا اور تمام برکتوں والا رب ہے اور اللہ نے مجھے یہ وعدہ دیا ہے کہ اگر میں اس سفر کو اختیار کروں تو وہ میرے لئے کافی ہوگا۔ اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہو اس کو کسی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اس کی تائید میں حافظ مبارک احمد صاحب نے ایک کشف دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے بیداری کے عالم میں یہ دیکھا کہ ایک بزرگ سفید کپڑوں میں ملبوس میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے عربی زبان میں باتیں شروع کیں اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ تمہیں پتہ ہے کہ خلیفۂ وقت یورپ کے سفر پہ جا رہے ہیں؟ میں نے کہا۔ ہاں مجھے اس کا علم ہے۔ تب اس بزرگ نے پوچھا کیا انہوں نے اپنے رب سے اجازت لے لی ہے؟ حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ جب اس بزرگ نے مجھ سے یہ بات کہی تو میرے سامنے یہ نظارہ آیا کہ آپ (یعنی یہ خاکسار) مسجد مبارک میں آئے ہیں اور محراب کے پاس کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب سے اپنے اس سفر پہ جانے کی اجازت لے لی ہے اس پہ آپ نے جواب دیا کہ ہاں میں نے اپنے رب سے اجازت لے لی ہے اور اس نے مجھے اجازت دے دی ہے اور اس بشارت کے ساتھ اجازت دی ہے کہ وہ بہت بڑی کامیابیاں عطا کرے گا۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میں اس بزرگ کے پاس گیا اور اُسے بتایا کہ آپ نے اپنے رب سے اس سفر پہ جانے کی اجازت لے لی ہے۔ بعد میں وہ بزرگ مجھ سے عربی زبان میں گفتگو کرتے رہے۔ غرض اس وثوق کے ساتھ کہ میری کوئی نفسانی غرض اس سفر سے تعلق نہیں رکھتی میں نے اس سفر کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا کہ وہ سفر کے دوران اور بعد میں بھی اپنی برکتیں نازل کرتا رہے گا۔ اور جس کثرت کے ساتھ وہ برکتیں نازل ہوئیں اس سے میرا دل اس کی حمد سے بھر گیا اور ان برکتوں کے نزول نے دنیا پہ ایک دفعہ پھر یہ ثابت کیا کہ ہمارا رب کتنا پیار کرنے والا ہے اور وہ اپنے وعدہ کا کتنا پاس کرنے والا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے

اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ سارے سفر کے دوران میں انگلینڈ میں بھی سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ ہالینڈ میں بھی۔ کوپن ہاگن میں بھی۔ جرمنی میں بھی غرض جہاں بھی ہم گئے اور جس سے بھی ہمیں واسطہ پڑا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارا خادم ہے ذرا ذرا سی بات کا خیال رکھنے والا ہے اور ہر قسم کی خدمت کے لئے تیار ہے اور یہ الٰہی تصرف تھا اور پھر یہ بھی الٰہی تصرف تھا کہ اس زمانہ میں جب اسلام کے خلاف وہاں بغض اور تعصب انتہا کو پہنچا ہوا تھا انہوں نے میری باتوں کو غور سے سنا اور شرافت اور حد درجہ

کیساتھ انہیں اپنے اخباروں میں شائع کیا۔ کسی ایک شخص نے بھی میری طرف کوئی ایسی بات منسوب نہیں کی جو میں نے نہ کہی ہو حالانکہ جو بات میں انہیں کہہ رہا تھا وہ ان کے اعتقاد اور مذہب کے خلاف جاتی تھی وہ ان کے اعتقادات اور رجحانات پر حملہ تھا۔ گو انہوں نے میری ساری باتوں کو اپنے اخباروں میں شائع نہیں کیا بلکہ کسی اخبار نے کوئی بات شائع کر دی اور کسی نے کوئی لیکن میری ساری گفتگو کا جو خلاصہ تھا وہ انہوں نے شائع کر دیا اور وہ خلاصہ یہ تھا کہ اپنے رب کی طرف واپس آؤ۔ اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اسلام کی روشنی سے اپنے آپ کو منور کرو اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے محسنِ اعظم ہیں ان کے ٹھنڈے سایہ تلے آجاؤ تا تم ہلاک نہ ہو۔ تو یہ میری وارننگ تھی۔ یہ میرا انذار تھا اور وہ لوگ الٰہی تصرف کے ماتحت مجبور ہو گئے تھے کہ میری اس وارننگ کو، میرے اس انذار کو اپنے اخبارات میں شائع کریں۔

ہمارا اندازہ اس وقت تو لاکھوں کا تھا لیکن بعد میں جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ

کروڑوں آدمیوں تک میری آواز پہنچی

اور کروڑوں آدمیوں نے میری شکل کو دیکھا اور میری زبان سے وہ سُنا جو میں انہیں سُنانا چاہتا تھا۔ اور اگر ہم ایک کروڑ روپیہ بھی خرچ کرتے تو شاید یہ نتائج نہیں نکل سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ایک دھیلہ خرچ کئے بغیر یہ نتائج پیدا کر دئے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل کیا اور مجھ کو بھی اور آپ کو بھی اتنے نشانات دکھائے (کیونکہ میں اکیلا ان نشانات کا حصہ دار نہیں بلکہ میرے ساتھ ساری جماعت ان نشانات میں حصہ دار ہے) کہ اگر ہم اپنی بقیہ زندگیوں کا ہر لمحہ۔ اگر ہم اپنی ملکیت کا ہر پیسہ اگر ہم اپنی عزتوں اور جذبات کا ہر پہلو اسکی راہ میں خرچ کر دیں تب بھی حقیقت یہ ہے کہ اس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

ہمیں ان ذمہ داریوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں سمجھنا چاہیئے اور ہمیں اپنی نسل کے دلوں میں اپنے پیارے رب کی محبت کو پیدا کرنا اور اس کو بڑھانا چاہیئے اور انہیں اس وثوق اور یقین پر قائم کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ کر دیا ہے کہ ساری دنیا پر اسلام غالب آئے گا اس غلبہ کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانی دینی چاہیئے اور اس انعام کے مقابلہ میں ہماری ساری قربانیاں ہیچ ہیں اس لئے ہمیں وہ قربانیاں دے دینی چاہئیں تا ہم اپنے ربّ کے پیار کو حاصل کر سکیں۔

کوپن ہیگن میں میں نے

پادریوں سے گفتگو کی

انہوں نے ایک منصوبہ تیار کر کے اور بڑے غور کے بعد بعض سوالات تیار کئے تھے جو وہ مجھ سے پوچھنا چاہتے تھے۔ ان سوالات میں سے ایک سوال یہ تھا کہ جماعتِ احمدیہ میں آپ کا مقام کیا ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ تمہارا سوال میرے نزدیک درست نہیں کیونکہ میرے نزدیک جماعتِ احمدیہ اور میں دونوں ایک ہی وجود ہیں۔ یہ دو نام ہیں ایک وجود کے۔ اور جب میں اور جماعت دونوں ایک ہی وجود ہیں تو "جماعت میں میرا مقام کیا ہے" کا سوال درست نہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ خلافتِ راشدہ کی نعمت جب تک کسی قوم میں قائم رکھی جاتی ہے اس وقت تک یہ دونوں وجود علیحدہ نہیں ہوتے۔ گو جسم دو مختلف ہوتے ہیں لیکن ان کے اندر دل ایک ہی دھڑک رہا ہوتا ہے اُن میں آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا سوائے منافق کے دل کے اور منافق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی موجود تھے اور اب بھی ہیں اور وہ الٰہی سلسلوں کیساتھ ہمیشہ رہتے ہیں۔ ان منافقوں کو اگر ہم چھوڑ دیں تو ساری جماعت اور خلیفہ وقت دونوں ایک ہی وجود ہیں۔ جب میں اپنے ربّ کے فضلوں، اسکی رحمتوں، اسکی نعمتوں کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھتا تھا تو میں یہ نہیں کہتا تھا کہ اے میرے ربّ تُو نے مجھ پر بڑا فضل کیا میں یہ کہتا تھا کہ اے میرے ربّ تُو نے جماعت پر بڑا فضل کیا ہے۔ تُو نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے۔ تُو اپنی رحمتوں سے ہمیں نواز رہا ہے تو یہ یک جہتی ہے اور ایک ہی وقت میں خلیفۂ وقت بھی یہ سوچ رہا ہے کہ اسلام کو کس طرح غالب کیا جائے اور ساری جماعت بھی یہ سوچ رہی ہے کہ

اسلام کو کس طرح غالب کیا جائے

خلیفۂ وقت بھی یہ سوچ رہا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے کن قربانیوں کی ضرورت ہو گی اور ساری جماعت بھی یہ سوچ رہی ہے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے کن قربانیوں کی ضرورت ہو گی۔ خلیفہ وقت بھی یہ سوچ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ ملا ہے وہ میری اپنی کوشش کا نتیجہ نہیں اور جماعت بھی یہ سوچ رہی ہے کہ جو کچھ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملا وہ ہماری ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ غرض جس جہت سے بھی دیکھیں دونوں ایک ہی وجود نظر آتے ہیں۔ جبتک یہ دونوں وجود ایک ہیں اور یکجہتی اور اتحاد اپنے کمال کو پہنچا رہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت بارش کے قطروں سے زیادہ نازل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جب وہ قوم جس پر اللہ تعالیٰ اپنی نصرت اور رحمت بارش کے قطروں سے بھی زیادہ برسا رہا ہوتا ہے۔ اگر کسی وقت بدقسمتی سے اس میں نفاق کا مرض شدت اختیار کر جائے اور کثرت سے پھیل جائے تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے دروازے آہستہ آہستہ بند ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور جب وہ اور بگڑنے لگ جاتے ہیں تو وہ دروازے بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ تب وہ قوم خدا کے فضل سے محروم ہو جاتی ہے اور ایک اور قوم کھڑی کی جاتی ہے جو یکجہتی اور اتحاد کا نمونہ اور یکجان ہو کر اس کی راہ میں قربانی دینے کی مثال پیش کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان دروازوں کو کھول دیتا ہے وہ ان میں داخل ہوتے ہیں اپنے ربّ سے خوش ہوتے ہیں اور ان کا ربّ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جسکے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اس دنیا میں جنّت مل گئی ہے اور یہ وہ جنّت ہے جس میں داخل ہو کر ہم محسوس کرتے ہیں کہ جو جنّت ہمیں مرنے کے بعد ملے گی وہ کتنی حسین اور پیاری ہو گی کیونکہ ہمارے ربّ نے ہم سے کہا کہ اُس جنت کے سرور کے مقابلہ میں اس دنیوی جنّت کا سرور ہیچ نظر آئے گا۔

اس اتحاد اور یکجہتی کو دعاؤں کے ذریعہ اور تدبیر کے ذریعہ سے قائم رکھنا ہمارا فرض ہے اور منافق کے حملوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور محض اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے محفوظ رکھنا ہمارا کام ہے کیونکہ جس وقت شیطان اندرونی حملوں میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جماعت کے شیرازہ کو بکھیر دیتا ہے اس وقت آسمانوں کا ربّ اس سلسلہ کو کہتا ہے کہ ایک ایسے وجود پر میں نے رحمتیں نازل کرنی تھیں جو وجود امام وقت اور جماعت یکجان ہو کر بناتی ہے۔ اب چونکہ تم اور امامِ وقت ایک نہیں رہے اس لئے تمہارے لئے آسمان سے میری رحمتیں بھی نازل نہیں ہونگی۔

ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ

ان بشارتوں کی روشنی میں

جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دیں یہ رحمتیں ہم پر آئندہ بھی نازل ہوتی رہیں گی اور ہم یہ دعا کرتے ہیں اور دعا کرتے رہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں نفاق اور افتراق سے بچائے رکھ اور اے ہمارے رب اب کبھی ایسا نہ ہو کہ تیرے پیار کی نگاہ بدل جائے اور غضب کی نگاہ ہم پر پڑنی شروع ہو جائے اور یہ سوچ کر کہ کہیں ہماری کسی غلطی کی وجہ سے ایسا نہ ہو جائے۔ راتوں کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ اور یہ وہ خوف ہے جو ایک مومن کے دل میں ہمیشہ رہتا ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی ایک رجا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم اور فضل کرنیوالا ہے ہم اُسکے فضلوں کو آسمان سے نازل ہوتا دیکھتے ہیں اور اس سے ہمارے دل اس یقین سے بھر گئے ہیں کہ وہ ہم پر اپنا فضل کرتا رہے گا وہ ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازتا رہیگا۔

یہ بھی ایک ذمہ داری ہے کہ بچّوں کی تربیت اس رنگ میں کی جائے کہ منافق شیطان کا کوئی حملہ بھی ہمارے خلاف کامیاب نہ ہو۔ تدبیر کے ذریعہ اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے ربّ سے نصرت اور مدد حاصل کی جائے اور اپنے ربّ کیساتھ ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے جسکے بغیر زندگی میں کوئی مزہ نہیں یورپ کے سفر میں اسکے متعلق ایک سوال کے جواب میں میں نے ایک عورت کی مثال دی تھی۔ ایک سوال مجھ پہ ہوا کہ ایک سچے عیسائی اور ایک سچے مسلمان میں کیا فرق ہے تو میں نے جواب میں کہا کہ ایک سچّا مسلمان اپنے ربّ سے ایک زندہ تعلق رکھتا ہے اور اس فقرہ کو سمجھانے کیلئے میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں چنانچہ میں نے ایک احمدی بہن کی مثال دی جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہی رات میں تین بشارتیں ملیں اور میں نے کہا کہ اس قسم کی ایک مثال بھی عیسائی دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اس پر سوال کرنے والی خاموش ہو گئی۔

غرض کوپن ہیگن کی مسجد کو جسے الٰہی منشاء کے مطابق مسجد "نصرت جہاں" کا نام دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے بڑی برکتوں کا موجب بنایا ہے اور اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی قربانیوں کو قبول کیا ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ ان فضلوں اور رحمتوں کے دیکھنے کے بعد جو ذمہ داریاں آپ پر اور مجھ پر عائد ہوتی ہیں ان سب کو نباہنے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے۔

اس کے بعد حضور نے حاضرین و حاضرات سمیت اجتماعی دعا کرائی +

اجتماع خدام الاحمدیہ کے سلسلے میں ضروری اطلاعات

علمی مقابلہ جات

اس سال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر جو مقابلہ جات ہوں گے اُن کی تفصیل اور ہدایات درج ذیل ہیں۔

۱۔ امسال مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے۔

۱۔ حفظ قرآن کریم ۲۔ تلاوت قرآن کریم ۳۔ ترجمہ و تفسیر قرآن کریم ہر سہ معیار ۴۔ مطالعہ احادیث (ہر سہ معیار) ۵۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ہر سہ معیار) ۶۔ مضمون نویسی (ہر سہ معیار) ۷۔ تقاریر (ہر سہ معیار) ۸۔ پیغام رسانی و معائنہ ۹۔ عام دینی معلومات (ہر سہ معیار) ۱۰۔ نظم ۱۱۔ اذان ۱۲۔ پیغام رسانی (ٹیم چھ افراد پر مشتمل ہوگی) ۱۳۔ قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ۔ زیادہ سے زیادہ ۵ اشعار۔ صحیح تلفظ اور ترجمہ کے ساتھ۔

ضروری نوٹ۔

۱۔ پہلے ۹ مقابلوں میں شامل ہونیوالے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں۔ ورنہ وہ مقابلوں میں شریک ہونے کے مجاز نہ ہوں گے ۲۔ جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل و صحیح ہوں گے وہ خصوصی انعام کا مستحق ہوگا ۳۔ نظم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" کے پہلے پانچ شعر سنانے ہوں گے۔

۲۔ پرچہ جات۔ دوران اجتماع مندرجہ ذیل تین پرچے تحریری طور پر ہوں گے۔ ان تینوں پرچوں میں تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی۔

۱۔ پرچہ قرآن کریم ۲۔ پرچہ عام دینی معلومات ۳۔ پرچہ ذہانت

نوٹ:۔ ان پرچہ جات میں اوّل آنے والے خدام کو انعام دیا جائیگا۔ دینی معلومات کے پرچہ میں نماز کا ترجمہ اور تینوں اختلافی مسائل کے بارہ میں ایک ایک آیت اور حدیث ترجمہ کے ساتھ ضرور پوچھی جائیگی۔ ابھی سے خدام تیاری کریں۔ قائدین خاص اہتمام فرمائیں۔

۳۔ عناوین تقریری مقابلے

— معیار اوّل و دوم کے لئے

۱۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم داعِیًا اِلَی اللّٰہِ کی حیثیت میں

۲۔ احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب

۳۔ اسلام اہلِ مغرب کی نظر میں۔

— معیارِ سوم کے لئے

۱۔ برکاتِ خلافت

۲۔ فضائل قرآن کریم ۳۔ ایک مثالی خادم کا کردار

نوٹ:۔ ۱۔ معیار اوّل و دوم کے لئے تقریر کا وقت ۵ سے ۷ منٹ اور معیار سوم کے لئے ۴ سے ۶ منٹ ہوگا۔ لیکن ضرورت کے مطابق وقت ۔۔۔۔ میں کمی کی جاسکے گی۔ ۲۔ لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ مقابلہ جات کے معیار

معیار اوّل:۔ گریجویٹ۔ فاضل۔ جامعہ احمدیہ میں درجہ ثانیہ اور اس سے زیادہ

معیار دوم:۔ میٹرک۔ جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ والے

معیار سوم:۔ پہلے دونوں معیاروں سے کم تعلیمیافتہ

نوٹ:۔ ادنیٰ معیار والے خدام کو اعلیٰ معیار میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی

۵۔ مضمون نویسی۔ کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا

۱۔ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کے کارنامے

۲۔ ضرورت مذہب

۳۔ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ (اخلاقی تعلیم)

نوٹ:۔ اس مقابلہ کے دوران کتب سے حوالہ جات دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ مضمون کے لئے کاغذ اور قلم کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

۶۔ سوالات کے جوابات:۔ — خدام کے اضافۂ معلومات اور دلچسپی کیلئے دوران اجتماع ایک نشست میں ہر قسم کے علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کا پروگرام ہوگا۔ سوالات تحریری طور پر قبل از وقت منتظم علمی مقابلہ جات کو پہنچ جانے چاہئیں

قائدین کرام سے درخواست ہے کہ ان ہدایات کو تمام خدام تک پہنچا دیں۔ تا کہ وہ ابھی سے ان مقابلہ جات کے لئے تیاری کر سکیں۔ بہتر ہوگا کہ تمام مجالس اجتماع سے قبل مقامی طور پر یہ تمام مقابلے کروا لیں اور بہترین خدام کو مرکزی اجتماع میں اپنی مجلس کی نمائندگی کرنے کے لئے بھجوائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میں شدید طور پر درد پتہ وغیرہ سے بیمار ہو گئی ہوں
لیڈی ڈسپنسر ریلوے ہسپتال لاہور

۲۔ میرے چچا زاد بھائی کی پریشانی کے دور ہونے اور دیگر کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خواجہ نصیر احمد جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ مردہ بچہ کی پیدائش سے اور نیز بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔
مشتاق احمد مرزا راولپنڈی

۵ خاکسار کے والد محترم صوفی محمد عبد اللہ صاحب عرصہ چھ سات سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب ان کی صحت کافی کمزور ہو گئی ہے۔ محمد افضل دار الرحمت شرقی الف ربوہ
احباب سب کے لئے دعا فرمادیں۔

اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

آپکا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں بہت تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر اکثر مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ تمام ناظمین اطفال کو چاہیئے کہ اپنا چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

مورخہ ۵/۹/۶۲ کو خاکسار کی سائیکل DUNELT نمبر [illegible] جامعہ احمدیہ میں بھول آیا تھا۔ اگر کسی دوست کو ملے یا اس کا علم ہو تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
(محمد افضل زعیم حلقہ دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

زمانہ امراض کی دوائیں

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا
قیمت فی شیشی پانچ روپیہ مکمل کورس پندرہ روپے

اکسیر اولاد نرینہ

اولاد نرینہ کے لئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب دوا مکمل کورس پندرہ روپیہ

سپاری پاک

مشہور معروف تریاق نسواں
قیمت مکمل کورس چار روپیہ

حب مروارید ہی

مخصوصہ شکایات نسواں کی بہترین دوا
قیمت پانچ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۲۴

نُور کاجل کا مطلب

خوبصورت تندرست اور پرکشش آنکھیں

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون ۳۸

معجون نوفل:۔ سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والا مفید و مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس ۲۵ یوم -/۵ روپے

معجون کہربا:۔ ماہواری ایام کثرت سے آنا رکنے کے لئے مفید و مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس ۲۵ یوم -/۵ روپے

سفوف چند:۔ ماہواری ایام رک رک کر اور تکلیف سے آنا رکنے کے لئے مفید ہے
قیمت مکمل کورس ۲۵ یوم -/۵ روپے

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو شائع شدہ دن کے اندر اندر تحریری حد پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۷۸۔

سید توقیر مجتبیٰ ولد ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی۔ ڈاک خانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اس وقت بیس روپے ماہوار جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ (شرط اول ۵۰-۲ روپے)

العبد: سید توقیر مجتبیٰ

گواہ شد: داؤد احمد۔ داؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی کارسیکرٹری اصلاح وارشاد

گواہ شد:- عبدالمغنی سیکرٹری مال مرکزی راولپنڈی

مسل نمبر ۱۸۹۷۹

ملک مہر خان ولد ملک سلطان خان قوم جویہ پیشہ کاشتکار عمر ۵۵ سال بیعت ۵/۱۱ ساکن روڈہ ڈاک خانہ روڈہ ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

۷،۵ گھماؤں زمین بارانی جس کی مالیت فی گھماؤں اس وقت ۴۰۰/- روپے کے حساب سے کل مالیت ۷،۵ گھماؤں کی مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ہے۔ ایک مکان رہائشی عمارت کچی پختہ مالیتی تقریباً ۱۰۰۰/- روپے رقبہ دس مرلے ہے۔ مندرجہ جائداد موضع روڈہ تحصیل خوشاب میں واقع ہے۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اول ۱/- روپیہ)

نشان انگوٹھا ملک مہر خان سکنہ روڈہ تحصیل خوشاب

گواہ شد: حافظ ابوذر معلم سکنہ روڈہ۔ تحصیل خوشاب۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا و مہر چوہدری کرم دین۔ قوم جٹ وڑائچ۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۰

کرم بی بی بیوہ غلام دین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاس والہ ڈاک خانہ کلاس والہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں

ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ۔۔ ۱۲۵ روپے
چوڑیاں طلائی وزنی چار تولے۔۔ ۶۲۰ روپے
حق مہر ادا شدہ۔۔ ۱۰۰ روپے
نقدی پاکستانی سکہ۔۔ ۱۵۰ روپے
میزان۔۔ ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد مزید جائداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہوگی۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۵۰-۲ روپے)

الامۃ:- کرم بی بی بیوہ غلام دین ساکن کلاسوالہ۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- محمد احمد ولد صدر الدین ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد: مستری محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلاسوالہ۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۱

برکت بی بی زوجہ چوہدری فتح دین قوم بھٹہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت اندازاً ۱۹۴۰ء ساکن چک نمبر ۲۰۸ گ ب۔ ڈاک خانہ ۲۸۲ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت درج ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ یک صد روپیہ جو میں نے اپنے خاوند سے نقد وصول کر لئے ہیں۔

(۲) زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ۔ قیمت اندازاً ۱۳۲/- روپے۔

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیور) کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(شرط اول ۲/- روپے)

نشان انگوٹھا برکت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری فتح دین۔

گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ب جڑانوالہ۔

گواہ شد: محمد رمضان بقلم خود سیکرٹری امور عامہ چک ۹۶ گ۔ب جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۲

عزیزہ بیگم زوجہ ملک محمد اسمٰعیل صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت جنوری ۱۹۶۴ء ساکن دارالصدر غربی ب ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ نیز اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرے لڑکے کی طرف سے مجھے ۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس حق مہر اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

۲۔ نیز اس کے علاوہ کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی بھی مجلس کارپرداز کو اطلاع دوں گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳۔ میری وفات پر میرا ترکہ جو کہ مندرجہ بالا کے سوا ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ (شرط اول ایک روپیہ)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

نشان انگوٹھا عزیزہ بیگم۔

گواہ شد: امین چوہدری ولد چوہدری محمد شریف مرحوم۔ دارالصدر۔ غربی۔ ربوہ

گواہ شد:- محمد ابراہیم ناصر ولد مولوی فخر الدین مرحوم پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔

مسل نمبر ۱۸۹۸۳

میں ظفر اقبال ولد عبدالرحیم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ دکانداری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب محلہ آہیر انوالہ مکان نمبر ۲۹۵۳۔ بی۔ ڈاکخانہ خوشاب ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بفضل تعالیٰ میرے والدین بقید حیات ہیں۔ غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ بطور ریڈیو مکینک کام کرتا ہوں۔ اندازاً ماہوار آمدنی ۱۵۰/- روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ بقدر ۱۵/- روپے ماہوار بنتا ہے۔ لہٰذا اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ۱۵ روپے بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول۔ ۵۰-۳ روپے۔

العبد:- ظفر اقبال خان بقلم خود

گواہ شد:- عبدالرشید خان۔ سیکرٹری وصایا خوشاب۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- محمد ممتاز احمد سبز جھنگ صدر حال عارضی وقف خوشاب

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

طاہر کبڈی ٹورنامنٹ میں محترم میاں محمد یٰسین صاحب وٹو کی تقریر (بقیہ صفحہ ۱)

محترم وزیر بلدیات کی تشریف آوری،

وزیر بلدیات محترم میاں محمد یٰسین صاحب وٹو ٹورنامنٹ کے افتتاح کے لئے لاہور سے بذریعہ موٹر کار سوا چار بجے سہ پہر ربوہ تشریف لائے محترم وزیر بلدیات کے ربوہ پہنچنے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم پروفیسر حمید اللہ صاحب صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نیز ٹورنامنٹ کمیٹی کے ارکان محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور محترم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب نے لائل پور سے سرگودھا جانے والی پختہ سڑک پر (لاریوں کے اڈہ کے قریب) آپ کا استقبال کیا۔ بعد ازاں جب آپ گیسٹ ہاؤس پہنچے تو وہاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ، محترم پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی منتظم استقبال اور علاقہ کے پولیس اور سول افسران نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ گیسٹ ہاؤس سے وزیر موصوف پانچ بجے شام سے چند منٹ قبل اس مقام پر تشریف لائے جہاں ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا ہے۔ یہاں پہنچنے پر پہلے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے جملہ مہتممین کا آپ سے تعارف کرایا گیا۔ بعدہٗ آپ اسٹیج پر تشریف لائے جملہ حاضرین اور کھلاڑیوں نے احتراماً کھڑے ہو کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد افتتاحی تقریب شروع ہوئی

افتتاحی تقریب کا آغاز

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور اہل ربوہ کی طرف سے محترم میاں محمد یٰسین صاحب وٹو کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار فرمایا۔ نیز ورزشی کھیلوں اور بالخصوص کبڈی سے آپ کی گہری دلچسپی اور اس کی سرپرستی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کبڈی کی افادیت اور اہمیت پر روشنی ڈالی نیز اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ دنیا نے ابھی تک اس نہایت مفید اور دلچسپ کھیل کو تسلیم نہیں کیا۔ اس مختصر خطاب کے بعد آپ نے محترم وزیر بلدیات کی خدمت میں ٹورنامنٹ کا افتتاح کرنے کی درخواست کی۔

محترم وزیر بلدیات کا افتتاحی خطاب

محترم میاں محمد یٰسین صاحب وٹو نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا افراد اور قوموں کی زندگی میں صحت جسمانی کو بڑی اہمیت حاصل ہے انفرادی طور پر وہی لوگ کامیاب اور بھرپور زندگی گزارتے ہیں جو دیگر اوصاف کے ساتھ ساتھ صحت مند ہوں اور مضبوط جسم کے مالک ہوں۔ اسیطرح اجتماعی طور پر بھی اس قوم کی زندگی ہی بھرپور اور کامیاب ہوتی ہے جو دیگر قومی اوصاف کے ساتھ ساتھ اپنے افراد کی جسمانی صحت پر خاص توجہ دیتی ہو پس انفرادی اور قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم فردی سطح پر بھی اور قومی سطح پر بھی ایسے کھیلوں میں حصہ لیں جن سے افراد کی صحت ترقی کرے اور وہ تندرست اور مضبوط جسموں کے مالک ہوں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا دنیا میں ترقی کرنے کے لئے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ افراد اور قوم نہ صرف جسمانی لحاظ سے مضبوط ہو بلکہ ساتھ کے ساتھ کردار بھی مضبوط ہو۔ ورزشی کھیل اگر انہیں صحیح جذبہ کے ماتحت کھیلا جائے تو جسم اور کردار دونوں کی مضبوطی کا باعث ہوتے ہیں کھیل میں مقابلہ اپنی قوت بازو پر یقین رکھتے ہوئے ہوتا ہے۔ منصف دیکھ رہے ہوتے ہیں اس لئے کھیل میں حملہ کرنا ہوتا ہے انصاف کے مطابق۔ مدمقابل کو شکست دینی ہوتی ہے انصاف کو مدنظر رکھ کر۔ پھر شکست تسلیم کرنا پڑتی ہے انصاف ہی کے اصول پر۔ اور پھر شکست کو اس طرح قبول کرنا پڑتا ہے کہ دل ہارنے کی نوبت نہ آئے۔ اگر ہم دیکھیں اور غور کریں تو انہی اصولوں پر زندگی کے عام مقابلہ میں بھی عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور انہی اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے افراد اور قوموں کا کردار بنتا ہے پس ورزشی کھیل افراد اور قوموں کی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عمومی رنگ میں کھیلوں کی افادیت اور اہمیت واضح کرنے کے علاوہ آپ نے علی الخصوص کبڈی کی افادیت پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا میں دیہاتی ہوں۔ مجھے کبڈی سے بڑی دلچسپی رہی ہے اور ایک زمانہ میں میں کبڈی کھیلتا بھی رہا ہوں۔ اس کھیل میں بیک وقت ہمت طاقت جرأت حوصلہ، نیز پھرتی اور تیزی کی ضرورت ہوتی ہے اور قومی زندگی میں ان اوصاف کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پھر اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ تمام کھیلوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سستی کھیل ہے۔ خدا کی زمین وسیع ہے ہم جہاں چاہیں کبڈی کھیل سکتے ہیں۔ اس کے لئے لمبے چوڑے اہتمام یا اخراجات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں قوم میں ایسی کھیلوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے جو سستی ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ بآسانی ان میں حصہ لے سکیں۔ ہرچند کہ ابھی اس طرف پوری توجہ نہیں دی گئی پھر بھی سستی کھیلوں کو مقبول بنانے اور فروغ دینے کے لئے قومی سطح پر انجمنیں بن چکی ہیں اور ان میں سے بعض کا میں صدر ہوں (یاد رہے محترم وزیر بلدیات آل پاکستان کبڈی فیڈریشن اور آل پاکستان ریسلنگ فیڈریشن کے صدر ہیں) بہرحال اس کھیل کو فروغ دینے کی ابتدا ہو چکی ہے اور مجھے امید ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ جب یہ کھیل بھی بین الاقوامی اہمیت حاصل کر لے گا۔

طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تیسری مرتبہ ٹورنامنٹ کرا رہے ہیں۔ اور اس کھیل کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ سال لاہور میں ایک ٹورنامنٹ کے موقع پر میں نے اس ٹورنامنٹ کا ذکر سنا تھا اور مجھے اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی تھی۔ میری دعا ہے کہ یہ ٹورنامنٹ کامیاب رہے اور جن صاحبان نے اسے منعقد کرایا ہے ان کی مساعی بارآور ہوں۔

کھلاڑیوں کو مخاطب کرتے ہوئے محترم وزیر بلدیات نے فرمایا میں آپ لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ مسابقت کی روح کے ماتحت اس ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہے ہیں کھیل اس طریق سے کھیلئے جس کی توقع کی جاتی ہے۔ کھیل کے لئے بڑے حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے منصف کے فیصلہ کو قبول کرنا بہرحال ضروری ہے میری دعا ہے کہ خدا کرے جو بہتر کھیلنے والے ہیں وہ جیتیں اور جو ہاریں وہ دل نہ ہار بیٹھیں بلکہ آئندہ بازی لے جانے کے عزم سے مالامال ہو کر اپنی ہار کو جیت میں بدلنے والے ثابت ہوں۔

بالآخر آپ نے فرمایا میں نیک تمناؤں کے ساتھ تیسرے آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔ بعدہٗ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی اس طرح ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم وزیر بلدیات کے خطاب اور اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا سے عمل میں آیا۔

کھیل کا آغاز

بعد ازاں محترم میاں محمد یٰسین صاحب وٹو نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی معیت میں کھیل کے میدان میں جا کر پہلے میچ کی دونوں ٹیموں پاکستان ویسٹرن ریلوے (گرین) اور واپڈا لاہور کے کھلاڑیوں سے مصافحہ کیا۔ اور پھر وسل بجا کر کھیل کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اس میچ کے بعد پاکستان ویسٹرن ریلوے (ریڈ) اور ربوہ (اے) کے درمیان مقابلہ ہوا۔

عشائیہ

مغرب کے بعد محترم وزیر بلدیات ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں شریک ہوئے۔ جس میں بعض دیگر احباب کے علاوہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

اس کے بعد ساڑھے آٹھ بجے شب محترم وزیر صاحب موصوف واپس لاہور تشریف لے گئے۔

انصار اللہ جائزہ لیں

مجلس انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع بہت جلد منعقد ہو رہا ہے۔ اور اراکین اور نمائندگان اس میں شمولیت کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے۔ اس لئے زعما اور عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اس سے قبل اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کی مجلس بقایادار تو نہیں۔ اگر کسی رکن کے ذمہ بقایا ہو تو وصولی کا انتظام کریں اور رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرا بھانجا عزیز فاروق احمد کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ باوجود علاج معالجہ کہ اس کی صحت ٹھیک نہیں ہو رہی جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴